ہفت وار رسالہ:425
WEEKLY BOOKLET:425

”تفسیرِ نورُ العرفان“

سے 100 مدنی پھول (قسط:7)

صفحات:17

02 صابرین کی شان
05 رِزق بندے کی تلاش میں ہے
13 بیعتِ رِضوان والوں کی شان
15 کُفّار کے لئے جہنّم کا عذاب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

"تفسیرِ نُورالعرفان" سے 100 مدنی پھول (قسط:7)

دُعائے عطّار: یا اللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "تفسیرِ نُورالعرفان" سے 100 مدنی پھول (قسط:7) پڑھ یا سن لے اسے اپنی اور اپنے آخری نبی (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی سچّی محبّت نصیب فرما اور اسے ماں باپ اور خاندان سمیت بے حساب بخش دے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخِری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و مَحبّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (معجم کبیر، 18/362، حدیث:928)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

"سُوْرَۃُ الزُّمَر" سے حاصل ہونے والی 14 خوبصورت باتیں

﴿1﴾ راحت میں گُزَشتہ تکالیف کو یاد رکھ کر رب سے خوف کرنا مومنوں کی صِفَت ہے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص552)

﴿2﴾ عابِد (یعنی عبادت کرنے والے) سے عالِمِ دین افضل ہے، ملائکہ عابد تھے اور آدم علیہ السّلام عالِم، عابِدوں کو عالِم کے سامنے جُھکایا گیا۔ (تفسیر نورالعرفان، ص552)

﴿3﴾ جس جگہ تمہیں رب کی عبادت کی آزادی نہ ہو وہاں سے ایسی جگہ ہجرت کر جاؤ جہاں عبادت کی آزادی ہو غرضیکہ سب کچھ چھوڑ دو اللہ کی عبادت نہ چھوڑو۔ (تفسیر نورالعرفان، ص552 ملتقطاً)

www.dawateislami.net

صابِرین کی شان

﴿4﴾ حضرت علیُّ المُرتَضٰی (رضی اللہُ عنہ) فرماتے ہیں کہ ہر نیکی کا اَجر وَزْن سے ملے گا صبر کے سوا کہ اس کا اجر بغیر وَزْن ہے، صبر کا وزن ہی نہ ہو گا، صابِرین کے لیے میزان نہیں۔ (تفسیر نورالعرفان، ص839)

﴿5﴾ حضرت ابوبکر صدّیق (رضی اللہُ عنہ) کی شان یہ ہے کہ خود صحابی، ماں باپ بھی صحابی، ساری اولاد صحابی، پوتے صحابی، چار پُشت کی صَحابِیَت آپ کی خُصُوصیّت ہے جیسے حضرت یوسف علیہ السّلام چار پُشت کے نبی ہیں۔ (تفسیر نورالعرفان، ص553)

﴿6﴾ تقویٰ اور خَشْیَّت (یعنی نافرمانیوں کی وجہ سے بندۂ مومن کے دل کا غمگین ہونا) وہ خوف ہے جو "اِطاعَت کا ذریعہ" بن جائے۔ اسی خوف پر ایمان کا دارومَدار ہے ورنہ مُطلقاً خوفِ خدا تو شیطان کو بھی ہے اس نے کہا تھا کہ ﴿اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۝۱۶﴾۔ (پ28، الحشر:16)

(ترجمۂ کنزالایمان: میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا رب۔) (تفسیر نورالعرفان، ص553)

﴿7﴾ جب حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہُ عنہ ایمان لائے تو آپ نے حضرت عثمان، عبدُالرّحمٰن بن عوف، طلحہ، زُبیر، سَعْد بِن اَبِی وقاص، سَعِید بن زید (علیہمُ الرّضوان) کو اپنے ایمان کی خبر دی اور انہیں بھی دعوتِ ایمان دی، یہ حضرات بھی آپ کی تبلیغ سے ایمان لائے۔ سُبْحٰنَ اللہ! "مبارک ہے وہ درخت جس کے پھل ایسے ہوں۔" (تفسیر نورالعرفان، ص553)

﴿8﴾ کھیتی سبز ہونے کے بعد پک کر پیلی پڑتی ہے، پھر کاٹ کر بھوسا دانہ علیحدہ علیحدہ کر دیا جاتا ہے ایسے ہی دنیا کی بہاریں اور انسان کی زندگی ہے اوّلاً خوشنُما پھر سب فنا، لہٰذا اس کی "سبزی" (یعنی دنیا کی رونقوں) پر اعتماد نہ کرو۔ (تفسیر نورالعرفان، ص839)

﴿9﴾ صوفیا (رحمۃُ اللہِ علیہم) فرماتے ہیں کہ زیادہ کھانے، زیادہ سونے، زیادہ بولنے سے دل کی

سختی پیدا ہوتی ہے۔ کم کھاؤ، کم بیمار پڑو گے، کم بولو، گناہ کم کرو گے، درود شریف زیادہ پڑھو، بے ایمان ہو کر نہ مرو گے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص554)

﴿10﴾ مومن ایک اللہ کا ماننے والا بندہ ہے مُشرِک ہزاروں کا غلام، دو گھر کا مہمان بھوکا اور چند آقاؤں کا غلام پریشان ہوتا ہے کہ کِس کِس کو راضی کرے اور اپنی حاجت (یعنی ضرورت) کس سے کہے، ایک کا غلام مَزے میں رہتا ہے ایسے ہی مومن راحت میں ہے، کافر دنیا میں بھی پریشان ہے آخرت میں بھی۔ (تفسیر نورالعرفان، ص554)

﴿11﴾ حضرت جبریل (علیہ السّلام) ہر رمضان میں ایک بار حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کو سارا قرآن سُنایا کرتے تھے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص556)

﴿12﴾ انسان میں دو رُوحیں ہیں: ایک مقامی یا سلطانی، دوسری سیلانی۔ پہلی روح سے زندگی قائم ہے دوسری سے ہوش و حَواس، پہلی روح موت کے وقت نکلتی ہے دوسری نیند میں۔ سونے کی حالت میں ایک روح نکل جاتی ہے جس سے ہوش و حَواس قائم ہیں۔
(تفسیر نورالعرفان، ص556)

﴿13﴾ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی ذاتِ اَقدَس تمام آسمانی زمینی خَزائنِ الٰہیہ کی چابی ہے۔
(تفسیر نورالعرفان، ص559)

﴿14﴾ قیامت میں انبیائے کرام (علیہمُ السّلام) مُدّعی کی حیثیّت سے اور اُمّتِ مصطفٰی گواہوں کی حیثیت سے اور حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) شاہی گواہ کی شان سے کہ سارے عالَم کا فیصلہ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے جُنبِشِ لَب (یعنی سِفارِش) پر ہو گا۔ سُبْحٰنَ اللہ! کیا عجیب نظارہ ہو گا۔ اللہ خیر سے دِکھائے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص560)

"سُوْرَۃُ الْمُؤْمِن" سے حاصل ہونے والی 10 خوبصورت باتیں

﴿1﴾ شفاعتِ مَلائکہ (یعنی فرشتوں کی شفاعت) بَرحق ہے کہ وہ مومنوں کے لیے آج بھی

دُعائے مَغفِرت کر رہے ہیں۔(تفسیر نورالعرفان، ص562)

سارے مسلمانوں کے لئے دُعا

﴿2﴾ مسلمانوں کے لیے غائبانہ (یعنی ان کی غیر موجودگی میں) دعا کرنا اور بے غرض دعا کرنا، سنّتِ ملائکہ ہے اور رب کی رضا کا ذریعہ (ہے)۔(تفسیر نورالعرفان، ص562)

﴿3﴾ مُقدّس مقامات پر جاکر حمدِ اِلٰہی کے ساتھ مسلمان بھائیوں کے لیے دعا مانگنا زیادہ قبول کے قریب ہے۔ حاجی کو چاہیے کہ کعبۂ مُعظّمہ اور سنہری جالی پر تمام مسلمان بھائیوں کے لیے دعا کرے۔(تفسیر نورالعرفان، ص562)

﴿4﴾ فرشتے ہم مسلمانوں کو اس لیے دعائیں دے رہے ہیں کہ سبز گنبد والا، سنہری جالی والا (نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) ان سے خوش ہو جائے۔ ہم کو بھی چاہیے کہ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کو خوش کرنے کے لیے ان کے آل و اَصحاب، ان کے مدینے والوں کو دعائیں دیا کریں، ان کے چرچے کیا کریں ان کا ذکرِ خیر سے کیا کریں، عُرسِ بزرگان کا یہی مقصد ہے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص562)

﴿5﴾ بعض دل کی پوشیدہ چیزوں پر بھی حساب و عذاب ہوگا، جیسے بُرے عقیدے اور بُرے اِرادے (یعنی جن پر عمل کرنے کا پکّا اِرادہ کر لیا ہو)، ہاں غیر اِختیاری بُرے خیالات پر پکڑ نہیں۔ (تفسیر نورالعرفان، ص563)

﴿6﴾ وَعظ (یعنی نصیحت کرنے) کا طریقہ یہ ہی مُفید ہے کہ وَاعِظ (یعنی نصیحت کرنے والا) اپنے کو بھی مُجرِموں میں داخل کر کے گفتگو کرے جیسے کہ ہم آج بے نمازی ہو گئے حالانکہ خود نمازی ہے تاکہ واعظ کی خیر خواہی واضح ہو جائے۔(تفسیر نورالعرفان، ص565)

﴿7﴾ حاسِدوں کے مَکر (یعنی دھوکے) سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے۔(تفسیر نورالعرفان، ص568)

﴿8﴾ رات کھیل تماشوں میں گزارنا گناہ ہے بلکہ بلاوجہ جاگتے رہنا مُناسِب نہیں۔ (تفسیر نورالعرفان، ص569)

﴿9﴾ صُوفیا (رحمۃُ اللہِ علیہم) فرماتے ہیں کہ ہر چیز کی زکوٰۃ ہے۔ ہر نعمت کا شُکر جُدا گانہ ہے، وقت کا شکریہ ہے کہ ہر وقت جائز کام میں صرف کرے اور کچھ وقت اللہ کے ذِکر اور دینی خدمت میں خرچ کرے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص569)

﴿10﴾ (اے انسان! ربِّ کریم نے) تمہیں سیدھی قامَت بخشی، جانوروں کی طرح نہ بنایا، تمہیں کھانے کے لیے ہاتھ بخشے تاکہ تمہارا سر رِزْق کے آگے نہ جھکے، رازِق کے آگے جُھکے، سُبْحٰنَ اللہ۔ (تفسیر نورالعرفان، ص569)

"سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃ" سے حاصل ہونے والی 9 خوبصورت باتیں

﴿1﴾ جب دن بُرے آتے ہیں تو انسان عیب کو ہُنر سمجھنے لگتا ہے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص572)

﴿2﴾ نیک کار (یعنی نیک بندہ) نیکی کرکے بھی معافی مانگیں کہ مولا! تیرے دربار کے لائق نیکی نہ ہو سکی۔ (تفسیر نورالعرفان، ص842)

﴿3﴾ زمین آسمان سے افضل ہے کہ نبیوں (علیہمُ السّلام) کی جائے سُکُونَت (یعنی ٹھہرنے کا مَقام) ہے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص573)

رزق بندے کی تلاش میں ہے

﴿4﴾ رزق کی پیدائش مَرْزُوق (یعنی جسے رزق دیا جاتا ہے اُس) سے پہلے ہو چکی ہے پھر انسان رزق کی زیادہ فکر کیوں کرے! روح جسم سے چار ہزار سال پہلے پیدا ہوئی اور رزق روح سے چار ہزار برس پہلے پیدا ہوا۔ (تفسیر نورالعرفان، ص573)

﴿5﴾ تلاوتِ قرآنِ کریم کے وقت شور مَچانا جس سے تلاوت کرنے والے کو دُشواری ہو

مُشرِکین کا دَستُور (رَواج) ہے لہٰذا نمازِ باجماعت کے وقت مسجدوں کے پاس ڈھول باجے بجانا، وعظِ قرآن پر شور مچانا حرام ہے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص575)

﴿6﴾ رب کو اُس کی بولی بڑی پیاری معلوم ہوتی ہے جو دعوتِ خیر دے، اگرچہ اس کی آواز موٹی اور باتیں معمولی ہوں۔ اللہ نصیب کرے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص843)

﴿7﴾ غصّے کے وقت اَعُوْذُ (یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم) پڑھنا بہت مفید ہے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص577)

﴿8﴾ ہمیشہ نبی اپنی قوم کی زبان میں بھیجے گئے اور کتاب نبی کی زبان میں اُتاری گئی، یہ نہ ہوا کہ نبی کی زبان اور کتاب کی زبان اور۔ (تفسیر نورالعرفان، ص578)

﴿9﴾ راحت میں رب کو بُھول جانا اور صرف مُصِیبَت میں دعا کرنا کُفّار کا طریقہ ہے جو رب کو ناپسند ہے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص843)

"سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی" سے حاصل ہونے والی 8 خوبصورت باتیں

﴿1﴾ عُلَما کا تَوَکُّل اَسباب جمع کر کے مُسَبِّبِ اسباب (یعنی اللہ پاک) پر نظر کرنا ہے، صُوفِیا کا توکل اَسباب سے منہ موڑ کر مُسَبِّبِ اسباب پر نظر کرنا ہے، حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے دونوں تَوَکُّل کر کے دِکھائے ہیں۔ (تفسیر نورالعرفان، ص581)

﴿2﴾ نوح علیہ السّلام پہلے صاحبِ شریعت نبی ہیں اور آپ نے ہی پہلے کُفّار کو تبلیغ کی، آپ ہی کی نافرمان اُمّت پر پہلے عذاب آیا۔ (تفسیر نورالعرفان، ص844)

﴿3﴾ "اِستِقامت" سنّتِ انبیا ہے۔ صُوفِیا فرماتے ہیں کہ ایک استقامت ہزار کرامتوں سے افضل ہے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص582)

﴿4﴾ ایک ہی نیکی پر اِکتِفا نہ کرے، جس قدر ممکن ہو، کر گُزرے۔ دانہ پھینکے جاؤ، نہ معلوم

کون سا اُگ جائے۔(تفسیر نورالعرفان، ص844)

﴿5﴾ صُوفِیا فرماتے ہیں کہ نِصف ایمان صبر ہے اور نصف شُکر۔(تفسیر نورالعرفان، ص585)

﴿6﴾ ہزار کافروں کو مارنا آسان ہے نفسِ اَمّارہ کو مارنا مشکل۔(تفسیر نورالعرفان، ص586)

﴿7﴾ کوئی شخص اس دنیا میں بے حِجاب (یعنی بغیر پَردے اور آڑ کے) رب سے کلام نہیں کرسکتا۔ موسیٰ علیہ السّلام نے رب سے کلام کیا مگر حِجاب سے۔ ہمارے حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے بے حِجاب رب سے کلام کیا مگر دوسری دنیا میں بلکہ عرش سے وَرا (یعنی آگے) پہنچ کر۔ (تفسیر نورالعرفان، ص587)

﴿8﴾ حضرت جبریل (علیہ السّلام) جب پہلی وحی لائے تو حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے یقینی طور پر جان لیا کہ یہ جبریل ہیں اور یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ قرآن ہے اور یہ رب کے بھیجے ہوئے ہیں اسی لیے حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے ان سے یہ نہ پوچھا کہ تم کون ہو؟ اور تم اپنی طرف سے یہ باتیں کر رہے ہو یا قرآن سُنا رہے ہو؟(تفسیر نورالعرفان، ص845)

"سُوْرَۃُ الزُّخْرُف" سے حاصل ہونے والی 9 خوبصورت باتیں

عربی زبان کی شان

﴿1﴾ قرآن کے سِوا کوئی آسمانی کتاب عربی میں نہ آئی کیونکہ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے سِوا عَرَب میں اسماعیل علیہ السّلام کے بعد کوئی نبی نہ آیا۔ ساری کُتُب عِبرانی زبان میں بھیجیں، اب وہ زبان بھی مِٹ گئی مگر قرآن کی وجہ سے عربی عام ہے۔(تفسیر نورالعرفان، ص588)

﴿2﴾ عربی زبان تمام زبانوں سے اَشْرف (یعنی افضل) ہے کہ اس زبان میں قرآن آیا۔[1]

---

1 ... مرنے کے بعد سب کی زبان عربی ہو جاتی ہے عربی میں ہی حسابِ قبر و حسابِ قیامت ہو گا۔ اہلِ جنت کی زبان عربی ہو گی۔(تفسیر نورالعرفان، ص588)

www.dawateislami.net

ہمارے حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی زبان عربی تھی۔ غرضیکہ عربی زبان روحانی ہے باقی زبانیں جسمانی۔ (تفسیر نورالعرفان، ص588)

نرینہ اولاد کی دعا کرنا انبیائے کِرام علیہمُ السّلام کی سنّت ہے

﴿3﴾ لڑکیوں کی پیدائش سے گھبرانا کافروں کا طریقہ ہے، ہاں دینی خدمت کے لیے بیٹے کی دعا کرنا سنّتِ انبیا ہے۔ ابراہیم علیہ السّلام، زَکَرِیَّا علیہ السّلام نے بیٹوں کی دعائیں مانگیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام دعا مانگ کر کہتے تھے: اِسْمَعْ یَا اِیْل! یعنی اے اللہ! سُن لے۔ جب فرزند پیدا ہوئے تو اس کا نام اسی مناسبت سے "اسماعیل" رکھا۔ (تفسیر نورالعرفان، ص589)

﴿4﴾ اسلام میں مرد عورت سب کے لیے چاندی سونے پر تکیہ لگانا اس کے بستر پر بیٹھنا سب کچھ حرام ہے، عورتوں کو چاندی سونے کے صرف زیور پہننا حلال ہے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص591)

﴿5﴾ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) وفات کے بعد بھی زندہ ہیں مگر ہماری نگاہ سے چُھپے ہوئے ہیں۔ (تفسیر نورالعرفان، ص591 بتغیر قلیل)

﴿6﴾ نُبُوَّت تمام عقائدِ اسلامیہ کی اصل (یعنی بنیاد) ہے۔ نبی کو مان لیا سب کچھ مان لیا، نبی کا انکار کیا ہر عقیدے کا انکار کر دیا۔ (تفسیر نورالعرفان، ص592)

﴿7﴾ اپنے لیے محبوب بندوں سے دعا کروانا بڑی پُرانی سُنّت ہے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص592)

﴿8﴾ کُفّار حتّٰی کہ فرعونی بھی مانتے تھے کہ نبی حاجت رَوا، مُشکل کُشا، فَرِیادْرَس (یعنی فریاد سننے والے) ہیں کہ بَوَقتِ مصیبت اپنی مُشکل کُشائی کے لیے نبی کے پاس آتے تھے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص592)

﴿9﴾ بعض عُلَما نے فرمایا کہ کافر کی صرف بدیاں (یعنی بُرائیاں) لکھی جاتی ہیں اور دوسرا فرشتہ اِس پر گواہ ہوتا ہے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص846)

www.dawateislami.net

"سُوْرَۃُ الدُّخَان" سے حاصل ہونے والی 3 خوبصورت باتیں

﴿1﴾ رب کی قسمیں یقین دِلانے کے لیے نہیں ہوتیں، بلکہ جن کی قسم فرمائی جائے اِن کی مَحبُوبِیَّت یا اہمیّت دِکھانے کے لیے ہوتی ہے۔(تفسیر نورالعرفان، ص595)

﴿2﴾ عذاب دیکھ کر ایمان لانا اس لیے قبول نہیں ہوتا کہ اس میں پیغمبر کی زبان پر اعتماد نہیں ہوتا بلکہ اپنی آنکھ یا عقل پر اعتماد ہے اور ایمان پیغمبر پر اعتماد کا نام ہے، یہی ایمان بِالغیب ہے۔(تفسیر نورالعرفان، ص596)

﴿3﴾ دنیا میں رب تعالیٰ کی رَحْمانِیَت (یعنی صفتِ رحمٰن) کا ظُہور ہے، اس لیے دشمن دوست سب کو روزی دے رہا ہے، آخِرت میں اس کی رَحِیْمِیَت (یعنی صفتِ رحیم) کی جلْوہ گری ہوگی کہ صرف مومنوں پر رَحْم فرمائے گا، دشمنوں پر عذاب کرے گا۔
(تفسیر نورالعرفان، ص598)

"سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃ" سے حاصل ہونے والی 3 خوبصورت باتیں

﴿1﴾ سائنس، فلسفہ، علمِ ریاضی حاصل کرنا عبادت ہے مگر اس کو اسلام کا خادم بنایا جائے اور اس سے دلائلِ قدرت معلوم کیے جائیں۔(تفسیر نورالعرفان، ص599)

﴿2﴾ جو مومن اپنی صورت، سیرت، زندگی کافروں کی طرح بنائے وہ بے وقوف ہے، مومن کو مُشرِک سے ممتاز ہونا چاہیے۔(تفسیر نورالعرفان، ص601)

﴿3﴾ صُوفِیا (رحمۃُ اللہِ علیہم) فرماتے ہیں کہ مومن کا عشق و مَحبّت نہیں لکھا جاتا کہ عمل نہیں بلکہ دِلی کیفِیَّت ہے، تمام اعمال کا بدلہ جنّت ہوگا، عشق کا بدلہ محبوبِ حقیقی کا وِصال (یعنی اللہ پاک کا قرب) ہے۔(تفسیر نورالعرفان، ص602)

"سُوْرَۃُ الْاَحْقَاف" سے حاصل ہونے والی 9 خوبصورت باتیں

﴿1﴾ کُفّار کو قرآن سُنانا پڑھانا جائز ہے، اس نیت سے کہ شاید یہ ایمان لے آئیں۔ قرآن مسلمانوں کو عمل کے لیے سُنایا سکھایا جائے، کُفّار کو ایمان کے لیے۔(تفسیر نور العرفان، ص 848)

سچّی توحید

﴿2﴾ اللہ کو رب ماننے کی حقیقت یہ ہے کہ اس کے سارے رسولوں، کتابوں وغیرہ کو مانے۔ اگر کسی کو اپنا والد تسلیم کیا گیا تو اس کے سارے عزیزوں کو اپنا بزرگ یا عزیز مان لیا کہ والد کا باپ اپنا دادا ہے، اس کا بھائی اپنا چاچا، اس کی بیوی اپنی ماں۔ تو جو کوئی رب کو ماننے کا دعویٰ کرے مگر اُس کے رسول کا اِنکار کرے وہ دعوے میں جھوٹا ہے وہ رب کو مانتا ہی نہیں۔
(تفسیر نور العرفان، ص849)

﴿3﴾ دنیا ہی میں حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے ابو بکر صدّیق (رضی اللہُ عنہ) کو جنّت میں اپنے ساتھ رکھنے کا وعدہ فرمالیا بلکہ انہیں ہمیشہ کے لیے قبر میں اپنے ساتھ سُلا لیا۔
(تفسیر نور العرفان، ص849)

﴿4﴾ ماں باپ پر فرض ہے کہ اولاد کو راہِ راست پر لگائیں ورنہ اِن کی بھی پکڑ ہو گی۔
(تفسیر نور العرفان، ص605)

﴿5﴾ صُوفیا فرماتے ہیں کہ "مومن" وقت، مال، اولاد ہر چیز میں زکوٰۃ نکالتا ہے۔
(تفسیر نور العرفان، ص606)

﴿6﴾ حق تکبّر اچھا ہے اور ناحق تکبّر بُرا، کُفّار کے مقابلے میں اپنے کو اور اپنے دین کو بڑا سمجھنا، کُفر اور کُفّار کو حقیر جاننا "حق تکبّر" ہے، یہ عبادت ہے۔ ولی کے مقابلہ میں تکبّر محرومی اور نبی کے مقابلہ میں تکبّر کفر ہے۔(تفسیر نور العرفان، ص606)

﴿7﴾ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) سے پہلے جِنّات آسمان پر جاتے تھے، وہاں فرشتوں کا کلام

سُنتے تھے، حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے زمانے میں ان کا وہاں جانا بند کیا گیا، ان پر شِہاب مارے جانے لگے، تب انہیں فِکْر ہوئی کہ دنیا میں کون آیا جس کی وجہ سے ہماری بادشاہت گئی، اس تلاش میں ان کی مختلف جماعتیں نکلیں، علاقہ نَصِیْبِیْن کی جماعت جن میں سات یا نَو جنّ تھے ملکِ عرب کی طرف آئے، یہ لوگ سُوقِ عُکاظ (عکاظ کے بازار) پر پہنچے جو مکۂ مُعظَّمہ اور طائِف کے درمیان ہے، یہ وقت فجر کا تھا، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم عُکاظ کے پاس باغ میں جسے "بطنِ نَخْلَہ" کہا جاتا تھا صحابہ کو نمازِ فجر پڑھا رہے تھے، ان جِنّات کے کانوں میں جب حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی قرآن شریف کی آواز پہنچی تو یہ سب ٹھہر کر خاموشی سے سُننے لگے مگر یہ نمازِ فجر وہ تھی جو سرکار (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) بطورِ اِلْہام پڑھا کرتے تھے کیونکہ جِنّات کا یہ واقعہ معراج سے پہلے کا ہے۔ (تفسیر نور العرفان، ص607)

﴿8﴾ جِنّات کے لیے جنّت نہیں، ان کی نیکیوں کی جَزا عذاب سے نجات ہے۔ (تفسیر نور العرفان، ص850)

﴿9﴾ جسمانی راحتیں روحانی عذاب کے مُقابِل ایک ساعت یا اس سے بھی کم ہیں تو عاقِل (یعنی سمجھ دار) کو چاہیے کہ جسمانی راحت آخرت کے مُقابِل اِخْتِیار نہ کرے۔ (تفسیر نور العرفان، ص608)

"سُوْرَۃُ مُحَمَّد" سے حاصل ہونے والی 8 خوبصورت باتیں

﴿1﴾ ایمان کے لیے تمام ان چیزوں کا ماننا ضروری ہے جو حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) رب کی طرف سے لائے، اگر ایک کا بھی انکار کیا کافر ہوا خواہ بذریعۂ قرآن ہم تک پہنچی ہو یا بذریعۂ حدیث شریف۔ (تفسیر نور العرفان، ص608)

﴿2﴾ شہید قتل ہوتے ہی رب کے سامنے حاضر ہوتا ہے کہ کچھ تمنّا کر، اسی لیے اسے شہید

کہتے ہیں یعنی رب کے حُضور حاضِر۔(تفسیر نور العرفان، ص609)

جنّتیوں کے گھروں میں نہر کی وجہ

﴿3﴾ چند وجہ سے جنّت میں نہر ہے، بَحْر یا دریا نہیں، ایک یہ کہ نہر قبضے (یعنی کنٹرول) میں ہوتی ہے، بحر (یعنی سمندر) قبضے میں نہیں ہوتا، دوسرا یہ کہ نہر میں حُسن ہوتا ہے بحر ٹیڑھی، حسن سے خالی۔ تیسرا یہ کہ نہر صرف مُفید ہوتی ہے مگر بحر سیلاب سے نقصان بھی پہنچا دیتی ہے، چوتھا یہ کہ نہر گھروں میں لائی جاسکتی ہے، بحر نہیں آتا اور جنّت میں چار نہریں ہوں گی، دودھ کی، شرابِ طَہُور کی، شہدِ خالص کی اور پانی کی جن کا حسن ہمارے خیال سے باہر ہے۔(تفسیر نور العرفان، ص850 بتغیر قلیل)

﴿4﴾ جو شخص حلال حرام میں فرق نہ کرے، جو سامنے آجائے کھالے جانور کی طرح بلکہ جانور سے بھی بدتَر ہے کہ وہ بے عقل ہیں یہ عقل والا ہے پھر بھی وہ سُونگھ کر منہ میں ڈالتے ہیں اور یہ ویسے ہی، جو صرف جسمانی راحت کے لیے کھائے وہ جانور ہی ہے، مومن رب کی عبادت کے لیے کھاتا ہے۔(تفسیر نور العرفان، ص610)

﴿5﴾ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی تشریف آوَری قیامت کی علامتِ کُبریٰ ہے، آخری نبی آچکے اب قیامت ہی ہے، نیز چاند پھٹ جانا اور حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے دیگر معجزات علاماتِ قیامت ہیں۔(تفسیر نور العرفان، ص850)

﴿6﴾ نیک عمل شروع کرنے کے بعد نہ توڑے، نفل نماز جب شروع کر دی جائے تو اس کا توڑنا حرام ہے۔(تفسیر نور العرفان، ص851)

﴿7﴾ دنیا کی زندگی وہ ہے جو غفلت میں گُزرے یہ زندگی بہت جلد گُزرنے والی ہے اس

میں مَشغولیت نقصان دہ ہے، جو زندگی اللہ کی یاد اور اس کی اِطاعت میں گُزرے، وہ دینی زندگی ہے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص851)

﴿8﴾ دِین ہمارا محتاج نہیں، ہم دین کے محتاج ہیں، دین ہم سے پہلے بھی تھا اور ہمارے بعد بھی رہے گا، اگر رب ہمیں خدمتِ دین کی توفیق دے دے تو اُس کی بندہ نوازی ہے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص613)

"سُوْرَۃُ الْفَتْح" سے حاصل ہونے والی 4 خوبصورت باتیں

بَیعت کرنے والوں کی شان

﴿1﴾ تمام صحابہ (علیہمُ الرّضوان) خُصُوصاً بیعتِ رِضوان والے بڑی ہی شان والے ہیں، ان کی تعداد چودہ سو ہے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص614)

﴿2﴾ بُزُرگوں کے ہاتھ پر بیعت "سنّتِ صحابہ" ہے، خواہ بیعتِ اسلام ہو یا بیعتِ تقویٰ یا بیعتِ توبہ یا بیعتِ اعمال وغیرہ۔ (تفسیر نورالعرفان، ص851)

﴿3﴾ بیعت کے وقت مُصافَحہ بھی سنّت ہے مگر مَردوں کے لیے، عورت کو کلام سے بیعت کیا جائے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص852)

﴿4﴾ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) ہی سے ہدایت مِل سکتی ہے اور حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) سے ہر قسم کی ہدایت ہی ملتی ہے، خیال رہے کہ قرآن سے ہدایت بھی ملتی ہے، گمراہی بھی، (جیسا کہ قرآنِ کریم میں اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا ؕ وَّ یَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا ؕ﴾ (پ1، البقرۃ:26) ترجَمۂ کنزالعرفان: "اللہ بہت سے لوگوں کو اس کے ذریعے گمراہ کرتا ہے اور بہت سے لوگوں کو ہدایت عطا فرماتا ہے۔" نزولِ قرآن کا اصل مقصد تو ہدایت ہے لیکن چونکہ بہت سے لوگ اپنی کم فہمی کی وجہ سے قرآن کو سُن کر گمراہ بھی ہوتے ہیں لہٰذا اس اعتبار سے فرمایا کہ قرآن کے ذریعے بہت سے لوگ

www.dawateislami.net

گمراہ ہوتے ہیں۔ (تفسیر صراط الجنان، 1/92، پ:1، البقرۃ، تحت الآیۃ:26)) مگر حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) سے صرف ہدایت ملتی ہے، دوائے شِفا ملتی ہے۔ (تفسیر نور العرفان، ص853)

"سُوْرَۃُ الْحُجُرٰت" سے حاصل ہونے والی 7 خوبصورت باتیں

﴿1﴾ تمام عبادات بدن کا تقویٰ ہیں اور حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کا ادب دل کا تقویٰ ہے۔ (تفسیر نور العرفان، ص619)

﴿2﴾ حضرت ابو بکر صدّیق اور حضرت عمر فاروق (رضی اللہُ عنہما) کی بخشش ایسی ہی یقینی ہے جیسے اللہ کا ایک ہونا۔ (تفسیر نور العرفان، ص619)

﴿3﴾ گناہ نہ کرنا، بڑا کمال نہیں، بلکہ گناہ سے دل میں نفرت پیدا ہو جانا بڑا کمال ہے۔ (تفسیر نور العرفان، ص853)

﴿4﴾ مسلمانوں میں صُلْح کرانا حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی سنّت اور اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔ (تفسیر نور العرفان، ص854)

﴿5﴾ مسلمان بھائی کو نَسَبی طَعنہ دینا حرام اور مُشرِکوں کا طریقہ ہے، آج کل یہ بیماری مسلمانوں میں عام پھیلی ہوئی ہے۔ نسبی طعنے کی بیماری عورتوں میں زیادہ ہے۔ (تفسیر نور العرفان، ص620)

﴿6﴾ صُوفِیا فرماتے ہیں کہ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السّلام کے مُتعلِّق کچھ شکایت کی تھی جس کی توبہ اس طرح کہ بحکمِ پَروَردگار انہیں سجدہ کیا۔ لہٰذا اگر کسی مسلمان کو عیب لگایا ہو یا غیبت کی ہو تو اس کی عاجزی سے معافی مانگے۔ (تفسیر نور العرفان، ص854)

﴿7﴾ بعض گمان فرض ہیں، جیسے اللہ پاک کے ساتھ اچھا گمان رکھنا کہ وہ اپنے فضل سے مجھ گناہ گار کو بخش دے گا۔ بعض گمان حرام ہیں جیسے رب پر بدگمانی کہ وہ مجھے ہرگز نہ بخشے

گایا نیک مسلمان پر بلاوجہ بدگمانی۔ (تفسیر نور العرفان، ص854ملتقطاً)

"سُوْرَۃُ قٓ" سے حاصل ہونے والی 10 خوبصورت باتیں

﴿1﴾ رب ہم سے شَہ رگ سے زیادہ قریب ہے اور حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) جان سے زیادہ قریب۔ سُبْحٰنَ اللہ۔ (تفسیر نور العرفان، ص623) ﴿اَلنَّبِیُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: "یہ نبی مسلمانوں کے ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہیں۔" اس آیت سے معلوم ہوا کہ دین و دنیا کے تمام اُمور میں نفس کی اِطاعَت پر سرکارِ دوعالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِطاعَت مُقدّم ہے کہ اگر کسی مسلمان کو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کسی چیز کا حکم دیں اور اس کی خواہش کوئی اور کام کرنے کی ہو تو اس پر لازم ہے کہ اپنی خواہش کو پورا نہ کرے بلکہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جس چیز کا حکم دیا ہے اسے ہی کرے۔ یاد رہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اور نفس کے مقابلے میں سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اطاعت نَجات کا ذریعہ ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اس چیز کی طرف بلاتے ہیں جس میں لوگوں کی نَجات ہے اور نفس اس چیز کی طرف بلاتا ہے جس میں لوگوں کی ہلاکت ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ دینی اور دُنیوی تمام اُمور میں اپنے نفس کی اطاعت کرنے کی بجائے تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِطاعَت و فرمانبرداری کرے تاکہ ہلاکت سے بچ کر نَجات پا جائے۔ (تفسیر صراط الجنان، 7/566، پ:21، الاحزاب، تحت الآیۃ:6ملتقطاً)

﴿2﴾ بندۂ مومن کے مَرنے کے بعد دونوں فرشتے (یعنی کِراماً کاتبین) تا قیامت اس کی قبر پر تَسْبِیح و تَہْلِیل کرتے رہتے ہیں جس کا ثواب اس بندے کو مِلتا ہے۔ (تفسیر نور العرفان، ص623)

کُفّار کے لئے جہنم کا عذاب

﴿3﴾ جو فرشتے کُفّار کے نامۂ اعمال لکھنے کے لیے مُقرَّر ہیں وہی انہیں دوزخ میں ڈالیں گے۔ (تفسیر نور العرفان، ص855)

﴿4﴾ کُفّار کو دوزخ میں پہنچایا نہ جائے گا بلکہ اوپر سے پھینکا جائے گا، اللہ کی پناہ! گناہ گار مومن اگر دوزخ میں گیا پھر بھی اسے پھینکا نہ جائے گا۔(تفسیر نورالعرفان، ص855)

﴿5﴾ نفسِ اَمّارہ کو مشورہ دینے والا قرین شیطان ہے اور دل کو مشورہ دینے والا فرشتہ ہے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص624)

﴿6﴾ رُجوع لانے والا وہ ہے جو گناہ پر قائم نہ رہے توبہ کرے، حفیظ وہ جو اپنے ہر کام میں شرعی حُدود کی حفاظت کرے۔(تفسیر نورالعرفان، ص624)

﴿7﴾ صُوفیا فرماتے ہیں کہ "قلبِ مُنیب (یعنی توبہ کرنے والا دل)" اللہ کی بڑی نعمت ہے جو خوش نصیب کو ملتی ہے۔(تفسیر نورالعرفان، ص624)

﴿8﴾ نماز کے بعد تسبیح و تہلیل کرنا بہت بہتر ہے، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور صحابۂ کرام (علیہمُ الرّضوان) نمازِ جماعت کے بعد اس قدر بلند آواز سے ذکرُ اللہ کرتے تھے کہ تمام محلّہ گونج جاتا تھا۔(تفسیر نورالعرفان، ص625)

﴿9﴾ حضرت اسرافیل (علیہ السّلام) بیتُ المُقدّس کے صَخرہ پر کھڑے ہو کر مُردوں کو پکاریں گے اور سب لوگ زندہ ہو کر ان کے پاس حاضر ہو جائیں گے۔(تفسیر نورالعرفان، ص625)

﴿10﴾ مُردوں کو پُکارنا شرک نہیں، حضرتِ اسرافیل مُردوں کو پُکاریں گے، حضرتِ عُزیر (علیہ السّلام) نے مَرے ہوئے گدھے اور حضرتِ ابراہیم (علیہ السّلام) نے مَرے ہوئے چار پرندوں کو پُکارا۔(تفسیر نورالعرفان، ص625)

"سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت" سے حاصل ہونے والی 6 خوبصورت باتیں

﴿1﴾ حضرت جبرئیل علیہ السّلام ہوائیں تقسیم کرتے ہیں، میکائیل بارشیں، عزرائیل موت، اسرافیل احکام (علیہمُ السّلام)۔(تفسیر نورالعرفان، ص855)

www.dawateislami.net

﴿2﴾ تمام رات سونا بھی اچھا نہیں اور تمام رات جاگنا بھی بہتر نہیں، اوّلِ رات سو جاؤ، آخرِ رات تہجد کے لیے جاگو پھر کچھ اور سوؤ، یہی سنّت ہے۔(تفسیر نورالعرفان، ص626)

﴿3﴾ مال والوں کے مال میں فقیروں کا حق ہوتا ہے اور کمال والوں کے کمال میں بے ہنروں کا حِصّہ ہوتا ہے، اِن شاءَ اللہ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی عبادات میں ہم جیسے گناہ گاروں کا حِصّہ ہے، ان کے ایک ایک سجدے کی بَرَکت سے ہم جیسے کروڑوں کا بیڑا پار ہو گا۔(تفسیر نورالعرفان، ص626)

ہم رسولُ اللہ کے جنّت رسولُ اللہ کی

﴿4﴾ صالحین (یعنی نیک بندوں) کی موجودگی میں فاسقوں پر عذاب نہیں آتا، جب عذاب آنا ہوتا ہے تو صالحین کو نکال دیا جاتا ہے۔(تفسیر نورالعرفان، ص627)

﴿5﴾ جنّ و اِنْس کی پیدائش کا اصل مقصد روزی کمانا نہیں بلکہ عبادت ہے، روزی عبادت کے تابِع ہے جیسے بادشاہ نوکروں کو اپنی خدمت کے لیے رکھتا ہے، تنخواہ خدمت کے طُفیل ملتی ہے اگر وہ خدمت چھوڑ دیں تو تنخواہ کے مُستحِق نہیں، رب کی رحمت ہے کہ نمکّوں کو بھی رزق دیتا ہے۔(تفسیر نورالعرفان، ص856)

مقصدِ حیات

﴿6﴾ (ربِّ کریم) روزیِ عامّہ تو عام مخلوق کو دیتا ہے جیسے سورج کی روشنی، ہوا، زمین کا فرش، آسمان کا سایہ اور روزیِ خاصّہ مخصوص بندوں کو دیتا ہے جیسے ایمان، عِرفان، وِلایت، ہِدایَت، نُبُوَّت وغیرہ، اگر روزی بندے کے کَسْب (یعنی کمانے) پر موقوف ہوتی تو ماں کے پیٹ میں بچّے کو نہ ملتی۔(تفسیر نورالعرفان، ص856)

اگلے ہفتے کا رسالہ

978-969-722-829-4
01082575

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
+92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net